



سوال

کیا دریائی گھوڑا حلال ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

درج ذیل دلائل کی بنا پر دریائی گھوڑا حلال ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُفُوا عَنَّا فِي الْأَرْضِ عَلَّالًا يَطْبَعُهَا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ (168)

اے لوگو! ان چیزوں میں سے جو زمین میں ہیں حلال، پاکیزہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو، بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اور فرمایا :

وَقَدْ فَضَّلَ لَكُمْ بَاطِنَ الْأَنْعَامِ (الأنعام: 119)

حالانکہ بلاشبہ اس نے تمہارے لیے وہ چیزیں کھول کر بیان کر دی ہیں جو اس نے تم پر حرام کی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے دریائی گھوڑے کو حرام نہیں قرار دیا لہذا حلال ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ (المائدة: 96)

تمہارے لیے سمندر کا شکار حلال کر دیا گیا۔

مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں سمندر کے شکار کو حلال قرار دیا گیا ہے، اس میں سمندر کا ہر قسم کا شکار آجاتا ہے چاہے وہ محلی ہو یا کوئی اور چیز۔

سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے اللہ کے رسول (ﷺ) سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ (پینے کے لیے) تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کرنے لگیں، تو پیا سے رہ جائیں، تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

بِمَا الظَّنُّورِ نَأْوُهُ نُحِلُّ مَيْتَتَهُ (سنن أبي داود، الطهارة: 83، سنن ترمذی، أبواب الظهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: 69) (صحیح)

سمندر کا پانی پاک اور اس کا مردہ حلال ہے۔



مندرجہ بالا حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سمندر کا مردار حلال ہے چاہے وہ بھلی ہو یا کوئی اور چیز۔

ویسے بھی جب خشکی کا گھوڑا حلال ہے تو دریائی گھوڑا تو بالاولیٰ حلال ہوگا۔

واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی